سوال

(410) بھاؤ بتانے میں دغا جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل جو دوکاندار بازار سے چیزیں کر محلہ کی دوکانوں میں فروخت کرتے ہیں اس طریقہ پر کہ بازار، (منڈی) سے سستا لیتے ہیں اور اپنی دوکان پر مہنگا بیچتے ہیں مثلاً بازار سے دس سیر چیز خرید کر دوکان پر ۸ سیر فی روپیہ بیچتے ہیں اور اس چیز کا نرخ بازار میں دس سیر فی روپیہ ہے اس حالت میں ان کا بازار کے نرخ سے نقدی پر کم دینا جائز ہے یا سود ہے ہر دو مسائل کا جواب تسلی بخش عنایت فرما دیں۔

اس طرح زید ایک دوکاندار ہے گندم کا بازار ۲۰ سیر فی روپیہ ہے مگر جب بکر زید سے نقد گندم لینے آتا ہے تو زید اس کو پورے ۲۰ سیر گندم دیتا ہے اور جب بکر اس سے ادھار گندم لینے آتا ہے تو فی روپیہ ادھار پر ۱۶ سولہ سیر گندم دیتا ہے تو یہ چار سیر کی کمی سود ہوگی یا نہیں؟، (غلام محمد ڈار گوجرانوالہ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

دونوں صورتیں جائز ہیں نیل الاوطار جلد ہ ص ۱۳ ملاحظہ ہو ہاں یہ ضروری ہے کہ بھاؤ بتلانے میں دغا نہ کرے بلکہ صاف صاف کہے، یعنی یہ نہ کہے کہ منڈی میں بھی یہی بھاؤ ہے بلکہ صاف کہہ یہ بھاؤ دونگا خریدار کی مرضی ہو لے یا نہ ہو لے۔

تشریح:۔

ایسی بیع جائز ہے لعموم الادلتہ ابقا ضیت بجواہ کفولہ تعالی احل اللہ البیع وحرم الربوا وقولہ تعالی یایھا الذین امنولاتا کلوا امولکم بینکم بالبطل الاان تکون تجارت عن تراض منکم وغیر ذلک من النصوص قال فی النیل ہن ۱۳ جلد ہر ہو مذہب اشافعیہ والحنفیہ والجمہور الخ ومن قال یحر حربیہ الشئ باکثر من سعر یولاجل انسا تمسک بحدیث ابی حریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ مرفوعا من باع بیعتین فی بیعت فلہ دار کہا ادا الربار راہ ابوداود وفیہ ان فی استاد محمد بن عمرو بن علقۃ قال فی النیل ہن ۱٦ جلدہ وقد تکلمہ فیہ غیرہ واحد قال المنذری وال مشہور عنہ من روایۃ الدراوردی و محمد بن عبد اللہ الانصاری انہ صلی اللہ علیہ والہ سلم نہی عن بیعتین فی بیۃ قال ہن ۱۳ ج ۵ ولا حجۃ فیہ علی المطلوب ولو سلتا ان تلک الروایۃ التی تفرد بہا ذلک الرادی صالحۃ للاحتجاج لکان احتمالہا لتفسیر اخارج عن محل النزاع کما سلف ہن ٦ ا ج ہ عن ابن رسلان روہوان یسلفہ دینا رانی تفیز حنطۃ الی شہر فلما حل الاجل طالبہ بالحنطۃ قال یعنی القفیز الذی لک علی الی شہرین بقفیزین نصلا ذلک بیعتین فی بیعۃ لان البیع الشانی قد دخل الاعلی دل نیر دالیہ اوکما وہو الادل کذانی شرح السنن لابن رسلان قادحانی الاستدلال بحا علی المتنازع فیہ علی ان غایۃ ما الدۃ المبیع

من البیع اذا وقع علی ہذہ الصورۃ وہی ان یقول نقدا کذا و نسیئۃ بکذا الا اذا قال من اول الامر نسیئۃ بکذا فقط و کان اکثر من سعر یومہ مع ان المسکین بہذا الروایۃ یمنون من ہذہ الصورۃ ولا یدل الحدیث علی ذلک فلدلیا اخص من الدعوی وقد جمعنا رسالۃ فی ہذہ المسئلۃ وسمینا ہا شفا ما لغدل فی حکم زیادۃ الثمن بجود الاجل و حققنا ہا تحقیقا لم نسبق الیہ واللہ المہ بالصواب کتبہ محمد عبداللہ

(سید محمد ندیر حسین فتاوی نذیریہ ۲ ج ٦)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص394

محدث فتویٰ